تبصرے

میر تقی میر | از ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی ریڈر شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی۔ تقطیع متوسط ضخامت ۶۳۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد بارہ روپیہ پتہ:- انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڈھ

میر تقی میر اردو ادبیات میں ایک نہایت بلند شخصیت کے مالک ہیں جس کا اعتراف مرزا غالب تک نے کیا ہے وہ جتنے بڑے شاعر تھے۔ اتنے ہی بڑے زبان کے نکتہ سنج اور فن شعر وادب کے نقاد تھے انھوں نے خود شاعری نہیں کی بلکہ درحقیقت غزل گوئی نئے اسالیب بیان اور زبان کی صفائی ستھرائی کی ایک تاریخ پیدا کی اور اس کو استوار کیا ہے انھوں نے ۱۰۰ برس کے لگ بھگ عمر پائی۔ اس مدت میں نادر شاہ کا دہلی پر حملہ اور قتل وغارتگری۔ مرہٹوں۔ جاٹوں اور افغانوں کی یورشیں احمد شاہ ابدالی کے پے بہ پے حملے۔ سکھوں کی چیرہ دستیاں۔ مشرق میں انگریزوں کی فتنہ سامانیاں۔ دربار شاہی میں ایرانیوں اور تورانیوں کی چپقلشیں۔ احمد شاہ کی معزولی اور اس کا نابینا کیا جانا۔ عالمگیر ثانی کا قتل۔ روہیلوں کی سفاکی اور بے رحمی۔ شاہ عالم اور اس کے خاندان کا کئی روز تک فاقہ کشی کرنا اور آخر اس کا نابینا کر دیا جانا۔ ان میں سے کون سا انقلاب اور کون سی تباہی وبربادی تھی جس کی خونیں موجوں سے میر خود نہ گذرے تھے۔ پھر میر آگرہ میں پیدا ہوئے دلی میں رہے اور آخر لکھنؤ میں جا بسے اور وہیں دفن ہوئے اور چونکہ اس زمانہ میں ہندوستان کی مخصوص علمی تہذیب کے یہی شہر بڑے مرکز تھے اس بنا پر میر کی شاعری صرف شاعری نہیں بلکہ اس پرآشوب عہد کی ایک بڑی قیمتی یادگار اور بین السطوری تاریخ بھی ہے۔ میر کی حیات اور شاعری پر کافی مقالات ومضامین لکھے

پا چکے ہیں لیکن ضرورت تھی کہ کوئی ایسا صاحب نظر ہوتا جو اس عہد کی تاریخ ادب، تہذیب اور فن ان سب پر یک جائی گفتگو کر کے ان میں باہم جو ربط و تعلق اور ہم آہنگی و ہم آوازی ہے اس کی نشاندہی کرتا، خوشی کی بات ہے کہ یہ سعادت اور فخر ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی کے مقدر میں تھا جو ہر طرح اس کارنامۂ عظمیٰ کے اہل تھے۔ موصوف نئی نسل کے ادیبوں میں اپنی سنجیدہ نگاری۔ شگفتہ بیانی اور میانہ روی کے لئے مشہور ہیں لیکن اس کتاب میں انھوں نے تلاش و تحقیق اور تنقید و تبصرہ کا جو کمال دکھایا ہے اس نے کتاب کو اردو ادبیاتِ عالیہ کا شاہکار بنا دیا ہے۔ میر کی حیات اور شاعری سے متعلق کوئی مطبوعہ یا غیر مطبوعہ مقالہ یا کتاب ایسی نہیں ہے جس کو انھوں نے نہ پڑھا ہو۔ لیکن مختلف فیہ مسائل و مباحث مثلاً میر کا سن ولادت۔ میر کا مسلک و مذہب۔ میر کے والد کا نام۔ خان آرزو کے ساتھ میر کے تعلقات کی بدمزگی۔ میر کی نازک دماغی یا بددماغی۔ میر کے محسن۔ میر کا لکھنؤ خود جانا یا بلایا ہوا جانا وغیرہ سے متعلق انھوں نے جو کچھ لکھا ہے بہت سوچ سمجھ کر اور غور و فکر کے بعد لکھا ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے مصحفی۔ محمد حسین آزاد۔ عبدالحق۔ شیروانی۔ آسی۔ اثر۔ عبدالودود وغیرہم سے جہاں کہیں اختلاف کیا ہے بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ کیا ہے اور جو رائے دی ہے وہ بڑی جچی تلی اور متوازن دی ہے۔ مثلاً میر کی خصوصیات مزاج پر آزاد اور شیروانی کا اختلاف نقل کرنے کے بعد انھوں نے بالکل ٹھیک لکھا ہے کہ

"اصل یہ ہے کہ میر کی سیرت اور کلام میں بہت سے تناقضات ملتے ہیں اور بعض وقت تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دو میر ہیں" ص ۴۳۱

یہ کتاب تین حصوں اور پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں میر اور ان کے خاندان کے حالات و سوانح اور ان کے تاریخی ماحول کا ذکر ہے جو صفحہ ۴۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۷۷ پر ختم ہوتا ہے۔ دوسرے باب میں میر کی سیرت کا تذکرہ اور اس سے متعلق مختلف مباحث پر گفتگو ہے۔ تیسرا باب جو در حقیقت فاضل مصنف کی تنقید کی اعلیٰ